Aligarh Journal of Interfaith Studies

AJIS

Peer Reviewed, , Open Access International Journal
ISSN: 2582-7553 | Impact Factor | ESTD Year 2020

HOME ABOUT US CURRENT ISSUE ARCHIEVES INDEXING SUBMIT PAPER AUTHOR GUIDE CONTACT

آسمانی کتابیں

پروفیسر سعود عالم قاسمی

Prof. Saud Alam Qasmi

(Dean, Facultyof Theology,
Aligarh Muslim University, Aligarh)

ARTICLE DETAILS	ABSTRACT
Article History Published Online: **Keywords**: ➢ Scriptures ➢ Bible and the Quran ➢ Vedas ➢ Gita ➢ The Torah	الہامی یا آسمانی کتابوں کا جب ذکر ہوتا ہے تو ہمارے ذہنوں میں توریت، زبور، انجیل اور قرآن شریف جیسی چار کتابوں کا تصور آتا ہے۔ کیوں کہ ان کتابوں کا تذکرہ آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور قرآن پاک میں ان کتابوں کا تذکرہ بار بار آیا ہے اور جابجا ان کتابوں کے حوالے دیئے گئے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ آسمانی کتابیں ان سے کہیں زیادہ ہیں اور خود قرآن پاک میں اجمالاً ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ مکون تھے جن پر کتابیں نازل ہوئیں اور کن زبانوں میں نازل ہوئیں؟ اس کا تذکرہ احادیث میں نہیں ملتا۔ البتہ بعض قرائن اور شہادتوں سے کچھ کتابوں کا پتہ چلتا ہے جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ آسمانی کتابیں ہیں.

© 2020Copyright AJIS

ISSN:2582-7553
2| Page Peer-Reviewed International Journal
March 2022, Volume 2, Issue 1
AJIS

الہامی یا آسمانی کتابوں کا جب ذکر ہوتا ہے تو ہمارے ذہنوں میں توریت , انجیل اور قرآن شریف جیسی چار کتابوں کا تصور آتا ہے۔ کیوں کہ ان کتابوں کا تذکرہ آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور قرآن پاک میں ان کتابوں کا تذکرہ بار بار آیا ہے اور جابجا ان کتابوں کے حوالے دیے گئے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ آسمانی کتا بیں ان سے کہیں زیادہ ہیں اور خود قرآن پاک میں اجمالا ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثلا ایک جگہ کہا

وإنه لتنزيل رب العالمين ، انزل به الروح الأمين ، على قلبك لتكون من الشاكوين ۔ بلسان عربی مبين ۔ وإنه لفی زبو الأولين۔
(الشعراء : ۱۹۲ تا ۱۹۲)

بے شک یہ قرآن پروردگار کا نازل کردہ ہے۔ روح الامین اس کو لے کر آپ کے قلب پر اترے ہیں تا کہ آپ لوگوں کو ڈرانے والے بن جائیں صاف عربی زبان میں ہے اور یہ پرانی کتابوں میں بھی لکھا ہے۔

یعنی قرآن توحید ورسالت آخرت اور اخلاق و کردار کی تعلیم دیتا ہے وہ گذری ہوئی قدیم آسمانی کتابوں میں بھی موجود ہے۔ دوسری جگہ خود قرآن کریم میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا گیا ہے:

إنا أرسلناك بالحق بشيراً ونذيراً وإن من أمة إلا خلافيها نذير۔ وإن يكذبوك فقد كذب الذين من قبلهم جاء تهم رسلهم بالبينات وبالزبر وبالكتاب المنير (الفاطر : ۲۵-۳۴)

اے محمد ﷺ ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، اور کوئی قوم ایسی نہیں سے جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گذرا ہو۔ اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا، جب ان کے پاس ان کے رسول آئے تھے کھلی ہدایتیں لے کر اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر۔

ISSN:2582-7553

Peer-Reviewed International Journal
March 2022, Volume 2, Issue 1

قرآن پاک کی مذکورہ وضاحتوں سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ پہلی بات یہ کہ اللہ تعالی نے تمام قوموں کے پاس اپنے رسول اور پیغمبر بھیجے۔ اس بات کو قرآن میں اس طرح بھی کہا گیا ہے کل قوم ھاد (العداد) ہر قوم میں ہادی ور ہنما آئے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ ان رسولوں کو اللہ تعالی نے آسمانی کتابیں عطا کیں۔ ان میں کچھ مفصل کتابیں تھیں جن کو کتاب منیر کہا گیا ہے اور کچھ مختصر کتابیں تھیں جن کو زبر کہا گیا ہے۔ دوسری جا مختصر کتابوں کو صحیفہ بھی کہا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے:

إن هذا لفى صحف الأولى صحف إبراهيم وموسى
(الاعلی : ۱۵ - ۱۸)

بے شک یہ ہدایت اولیں صحیفوں میں بھی ہے، ابراہیم اور موسی کے صحیفوں میں ۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم سے لے کر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم تک اللہ پاک نے ایک لاکھ چو بیس ہزار انبیا کرام بھیجے۔ ان میں سے تین سو پندرہ رسول تھے جن کو کتابیں عطا کیں (۱)

وہ تین سو پندرہ رسول کون تھے جن پر کتابیں نازل ہوئیں اور کن زبانوں میں نازل ہوئیں؟ اس کا تذکرہ احادیث میں نہیں ملتا۔ البتہ بعض قرائن اور شہادتوں سے کچھ کتابوں کا پتہ چلتا ہے جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ آسمانی کتابیں ہیں۔ مثال کے طور پر قدیم ترین نبی حضرت ادریس علیہ السلام جن کا ذکر سورہ مریم میں آیا ہے ان کی طرف منسوب کچھ اوراق فلسطین کے قریب بحیرہ مردار کے پاس ملے تھے ۔ قطعی ثبوت تو نہیں ہے لیکن بعض شواہد کی بنا پر ان کو حضرت ادریس علیہ السلام کا صحیفہ کہا جاتا ہے۔ اس کتاب میں آخری نبی کی آمد کی بشارت بھی موجود ہے جس کو بعد میں انجیل کے باب مکتوب یہودا نے بھی نقل کیا ہے۔(۲)

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
March 2022, Volume 2, Issue 1

صحیفہ نوح:

حضرت نوح علیہ السلام کا تذکرہ تفصیل سے قرآن شریف میں آیا ہے مگر ان کی کسی کتاب کا ذکر نہیں ہے۔ عراق میں صابیہ قوم پائی جاتی ہے۔ وہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ حضرت نوح علیہ السلام کی پیروکار ہے اور یہ کہ ان کے پاس حضرت نوح کی پوری کتاب موجود تھی جو ضائع ہوگئی۔ اب صرف چار پانچ سطریں ان کے پاس موجود ہیں جن میں اخلاق کی تعلیم دی گئی ہے(۳)۔

صحیفہ ابراہیم:

قرآن پاک نے قدیم آسمانی کتابوں میں صحیفہ ابراہیم کا ذکر کیا ہے۔ مگر صحیفہ ابراہیم کے نام سے کوئی کتاب آج تک دستیاب نہیں ہے۔ البتہ حضرت ابراہیم کی حیات مبارک اور تعلیمات کی کچھ تفصیلات بائیل اور قرآن شریف میں وارد ہوئی ہیں۔ یونانی زبان میں ایک کتاب ایسی ہے جس کا ترجمہ جی۔ ایچ باکس نے ابراہیم کی بائیل Testament of Abraham کے نام سے کیا تھا اور سوسائٹی فار پروموشن آف کرسچن نالج، لندن نے ۱۹۲۷ء میں شائع کیا تھا۔ اس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ اصل عبرانی زبان سے یونانی میں ترجمہ کیا گیا ہوگا۔ اس کا یونانی ترجمہ دوسری صدی عیسوی میں مصر میں کیا گیا تھا۔ مگر موجودہ شکل میں یہ کتاب نویں یا دسویں صدی عیسوی کی معلوم ہوتی ہے۔ یہ کتاب عیسائیوں کے درمیان معروف تھی۔ غالبا یہودی مدارس میں بھی صحیفہ ابراہیم کے حوالے سے جانی جاتی تھی

توریت:

قرآن کریم میں صحیفہ موسیٰ کا بھی حوالہ دیا گیا ہے۔ دوسری جگہ اسے الواح ’’ سے موسوم کیا ہے۔ کیونکہ یہ صحیفہ تختیوں پر لکھا ہوا تھا۔ قرآن پاک میں ہے:

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
March 2022, Volume 2, Issue 1

وَلَمَّا سَكَتَ عَن مُّوسَى الْغَضَبُ أَخَذَ الأَلْوَاحَ وَفِيْ نُسْخَتِهَا ہُدًى وَرَحْمَہ لِّلَّذِيْنَ ہ مْ لِرَبِّهِمْ يَرْہ بُونَ(الاعراف:۱۵۴)

اور جب تھم گیا موسیٰ کا غصہ (سامری کی گوسالہ پرستی کے بعد) تو اس نے اٹھایا تختیوں کو اور اس میں ہدایت در حمت لکھی ہوئی تھی ان لوگوں کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ تختی پر احکام عشرہ لکھے ہوئے تھے جن کو آج بھی Ten Commandments ہی کہا جاتا ہے۔ موسیٰ کے احکام عشرہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر معراج کے بعد جو آیات نازل ہوئیں ان میں مماثلت پائی جاتی ہے۔ یہ آیات سورہ بنی اسرائیل میں موجود ہیں۔(۵)

صحیفہ موسیٰ کو توریت کے نام سے بھی قرآن نے موسوم کیا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا ہ دًى وَنُورٌ(المائدہ:۴۴)

اہم نے توریت نازل کیا جس میں ہدایت اور روشنی ہے۔

قرآن پاک میں جس توریت کا ذکر آیا ہے دو موجودہ عہد نامہ عتیق نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالی کے نازل کردہ توریت میں ان کی قوم کے لئے احکام وہدایات تھیں، قانون اور ضابطہ زندگی تھا۔ جبکہ موجودو توریت میں موسی علیہ السلام کے حالات زندگی اور سفر وحضر کی تفصیلات ہیں۔ یہاں تک ک ان کی بیماری وفات اور تدفین تک کا تذکرہ ہے۔ موجودو توریت میں پانچ کتامیں ہیں۔ پیدائش خروج، احبار گنتی اور تثنیہ۔ یہ سب موسیٰ علیہ السلام کے بہت بعد میں لکھی گئیں۔ پانچویں کتاب تثنیہ کا اضافہ موسی علیہ السلام کے چھ سو سال بعد کیا گیا۔ البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام پر جو احکام نازل ہوئے وہ بھی موجودہ توریت میں شامل ہیں اور حلال وحرام کی تفصیلات بھی پائی جاتی ہیں۔ اس لئے قرآن پاک میں اس وقت کے یہودیوں سے کہا گیا کہ

قُلْ فَأْتُواْ بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوہ ا إِن كُنتُمْ صَادِقِيْنَ (آل عمران:۹۳)

اے یہودیوں ان سے کہے کہ تم توریت لے کر آؤ اور اس کی تلاوت کرگوا تم سچے ہو –

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
March 2022, Volume 2, Issue 1

موجودہ عہد نامہ عتیق کا استناد کیا ہے۔ اس کے بارے میں یہ جاننا ضروری ہے کہ حضرت موسیٰ کے بعد یہودیوں نے فلسطین کا علاقہ فتح کیا اور وہاں اپنی حکومت قائم کی۔ عراق کے بت پرست حکمران بخت نصر نے فلسطین پر حملہ کر دیا اور یہودی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ یہودیوں کو غلام بنالیا اور توریت کے تمام نسخوں کو جمع کر کے جلا دیا۔ توریت کا ایک بھی نسخہ نہ چھوڑا۔ اس کے ایک سو سال بعد عزرانبی (غالباً عزیر علیہ السلام) نے اپنی یاد داشت سے توریت املا کرایا۔ کچھ عرصہ بعد روم کے حکمران نے فلسطین پر حملہ کیا۔ سپہ سالار کا نام انٹوکس تھا۔ اس نے بھی یہودیوں کی ساری کتابوں کو جمع کر کے جلا دیا۔ تیسری مرتبہ روم کے دوسرے حکمران نے ٹیٹس (Tynus) نامی سپہ سالار کو فوج لے کر بھیجا۔ اس نے بھی فلسطین پر حملہ کیا اور یہودیوں کی موجودہ تمام کتابوں کو جلا دیا۔ اس طرح توریت کے تمام نسخے دنیا سے ناپید ہو گئے۔(۶)

موجودہ عہد نامہ عیتق کی پانچ کتابیں کن لوگوں نے کب اور کس طرح لکھیں؟ اس کے بارے میں تاریخی شواہد ناکافی ہیں۔ البتہ موجودہ کتابوں میں بھی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے اشارات ملتے ہیں۔ مثلاً حضرت موسیٰ کا مشہور جملہ نقل کیا گیا ہے کہ اللہ تعالی طور سے طلوع ہوا، ساعیر پر ظاہر ہوا اور فاران پر روشن ہوا۔(۷)

طور سے مراد طور سینا کا پہاڑ ہے جہاں حضرت موسیٰ سے خدا ہم کلام ہوا۔ ساعیر سے مراد فلسطین کا پہاڑ ہے جہاں حضرت عیسیٰ کو نبوت ملی اور فاران سے مراد مکہ کا پہاڑ ہے جہاں حضرت محمد ﷺ کو رسالت ملی۔

زبور:

قرآن کریم کی صراحت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور نازل کی گئی تھی:

وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَى بَعْضٍ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُوراً (الاسرا:۵۵)

ہم نے بعض نبی کو بعض پر فضیلت دی اور ہم نے داؤ کو زبور عطا کیا۔

زبور داؤد کے نام سے ایک کتاب بائل میں شامل ہے۔ اس میں وہ حمد و منا جات اور نغمے شامل ہیں جو حضرت داؤد علیہ السلام اللہ تعالی کے حضور پیش کیا کرتے تھے۔ اس میں شرعی احکام بہت کم ہیں اور اللہ کی مدح وثنا، دعا اور شکر وسپاس کا اظہار زیادہ ہے۔ نیک لوگوں کے لئے بشارت اور برے لوگوں کے لئے تنبیہات ہیں۔ اس میں آخری نبی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی اشارات موجود ہیں۔ مثلاً زبور آیت نمبر: 410 میں ہے

رب کی تمجید و میں نئی حمد گاؤ، پوری دنیا رب کی مدح سرائی کرو۔(۸)

نئی حمد سے مراد قرآن کریم کی تلاوت باجماعت ہے، کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں نماز باجماعت نہ تھی اور قربانی کی فرضیت ثابت ہے۔ احکام توریت میں کمی یا اضاف نہیں کیا جاسکتا۔ انجیل بھی اس سے مراد نہیں ہوسکتی کیونکہ اس میں حمد و مناجات نہیں بلکہ مواعظ ہیں۔ حضرت سلیمان کے مناجات کے مضامین بھی حضرت داؤد کے مناجات سے متقارب ہیں اور زبان بھی وہی ہے۔ اس لئے نئی حمد کا مصداق قرآن کریم ہے جو نماز میں باجماعت پڑھی جاتی ہے۔ خاص طور سے سورۃ الفاتحہ جو حمد و مناجات کا خوبصورت اور مختصر مجموعہ ہے اور نماز کا لازمی جزو ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک بشارت زبور میں اس طرح آئی ہے:

" شریروں کی نسل کاٹی جائے گی، راست باز زمنر کے وارث ہوں گے اور ہمیشہ اس میں بسیں گے۔ راست باز کا منہ دانائی کی بات کہتا ہے، اس کی زبان سے انصاف کا کلمہ نکلتا ہے، اللہ کی شریعت اس کے دل میں ہے۔ اس کا پاؤں کبھی نہ پھسلے گا۔(۹)

یہ وہی پیشینگوئی ہے جو حضرت محمد ﷺ اور ان کے اصحاب پر ۲۳ سال کی مدت میں پوری ہوئی۔ اس کا تذکرہ قران پاک میں موجود ہے۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِيْ الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونO إِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلَاغاً لِّقَوْمٍ عَابِدِيْنَO وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ (الانبیا:۱۰۵ تا ۱۰۷)

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
March 2022, Volume 2, Issue 1

اور ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے نصیحت کے بعد کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے اس میں عبادت گذار قوم کے لئے مطلب بر آوری ہے اور اے محمد ﷺ ہم نے آپ کو تمام دنیا والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

انجیل:

قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب انجیل کا بھی تذکرہ ہے:

وَقَفَّيْنَا عَلَى آثَارِهِم بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَآتَيْنَاهُ الإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ (المائدہ: ۴۶)

اورانہی کے آثار پر ہم نے بھیجا عیسیٰ بن مریم کو جو تصدیق کرنے والا ہے اپنی پیش رو کتاب توریت کی۔اور ہم نے اس کو دی انجیل،اس میں ہدایت اور روشنی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جو انجیل اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھی اسے حضرت عیسیٰ نے لکھوایا نہیں بلکہ زبانی بیان کرتے رہے۔انجیل کے معنی خوش خبری کے ہیں،وہ بنی اسرائیل میں وعظ کرتے تھے اور لوگوں کو آسمانی بادشاہت کی خوشخبری دیتے تھے۔حضرت عیسیٰ کے بہت بعد لوگوں نے ان کے حالات زندگی،مواعظ،دعوتی سرگزشت اور اقوال کو جمع کیا اور اس کا نام بھی انجیل رکھا۔اس طرح کوئی ستر سے زیادہ انجیلیں وجود میں آگئیں۔ان میں متی،لوقا،یوحنا اور مرقس کی چار انجیلوں کا انتخاب کیا گیا اور یہی چار کتابیں آج انجیل کے نام سے عیسائیوں میں آسمانی کتاب کا درجہ رکھتی ہیں۔یہ اللہ کی نازل کردہ نہیں ہیں بلکہ حضرت عیسیٰ کے حواریوں کے شاگردوں کی تحریر کردہ ہیں جن میں حضرت عیسیٰ کی سیرت اور دعوت اور کلام کی تاریخ اور تفصیل درج ہے۔ان کتابوں میں حضرت عیسیٰ پر نازل ہونے والے خدائی پیغام کی بھی جھلک ملتی ہے۔بہت سی اناجیل میں صرف ان چار انجیلوں کا انتخاب کیوں کیا گیا اس کے اسباب مختلف ہیں۔

 © 2020Copyright AJIS

اوستا:

زرتشت مذہب کی آسمانی کتاب کانام "اوستا" ہے۔اس کاقدیم حصہ گاتھا ہے۔زرتشت مذہب کی کتاب ژندزبان میں بھی تھی جوضائع ہوگئی،بعد میں پاژند میں اس کی تشریح کی گئی۔پھرپہلوی میں پھرفارسی دری میں منتقل ہوئی۔زرتشت نے کوئی بیس لاکھ اشعار میں اپنی تعلیم بیان کی تھی وہ سب محفوظ نہیں رہے۔اب یہ مختصر سی کتاب ژنداوستاان کی تعلیمات کاحوالہ رہ گئی ہے،باقی بڑاحصہ ضائع ہوگیاہے۔۱۰؎

دبستان مذاہب کے مؤلف نے دستور شاہزادہ کی کتاب صدور کے حوالہ سے لکھاہے کہ:

"بہترین دین کے زرتشت پیغمبر ابن پورسپ بن پتیرسپ بن خنجرسپ ابن جوس ابن اسفنتمان کے ذریعہ ظاہر ہوا،اور خدانے اس کواوستاژند عنایت فرمایااورازل سے ابدتک جوکچھ ہونے والاہے،ان سب کی تعلیم انہی کے ذریعہ اس نے معلوم کرلیااور یہ وہ شہرہے جوعالم حقیقی یعنی آسمانی کتاب سے بنایاگیاہے"۔۱۱؎

زرتشت سے پہلے مہ آباد پیغمبر تھے اوران کی تعلیم توحید پر مبنی تھی،زرتشت نے اسی تعلیم کوآگے بڑھایا۔کتاب ژند کی دوقسمیں ہیں۔ایک صریح اور بغیراشارہ کنایہ کے جس کومہ ژند(بڑی ژند) بھی کہتے ہیں اوردوسری رمزواشارات پر مشتمل ہے جس کو"کہِ ژند" (چھوٹی ژند) بھی کہتے ہیں۔مہ ژند حضرت مہ آباد کی شریعت کی تجدید پر مشتمل تھی جیسے آذرساسان کی کتابیں۔مہ ژند اغیار مثلاًترک اور بالخصوص رومیوں کے غلبہ کی وجہ سے غائب ہوگئی۔اور"کہِ ژند" باقی بچی لیکن کہ ژند کابھی بڑاحصہ بعد کے حملوں کے دوران ضائع ہوگیا۔۱۲؎

زرتشت اپنی باتیں اشاروں،کنایوں اور تمثیلی انداز میں کہتے تھے۔اس کی حکمت اس مذہب کے شارحین یہ بتاتے ہیں کہ" اگرہم نے کسی نادان کوواجب الوجود کی ذات کو سمجھاناچاہیں تووہ نہ سمجھ

ISSN:2582-7553
10| Page
Peer-Reviewed International Journal
March 2022, Volume 2, Issue 1
AJIS

پائے گا۔ اوراگر عقول کے مجرد ہونے، نفوس کے بسیط ہونے اور آسمان اور ستاروں کی فضیلت کو بیان کریں تو وہ حیران رہ جائے گا۔ نیز وہ روحانی لذتوں اور سزائوں کو نہیں سمجھ سکتا اور حقیقت معلوم کر نہیں سکتا۔ لیکن شریعت کے رمزیہ کلام کے احکام خاص وعام دونوں کی سمجھ میں آجاتے ہیں"۔۱۳؎

چاروید:

ہندومذہب میں توریت، انجیل اور قرآن کی طرح کوئی ایک کتاب نہیں ہے جو ہندئوں کے عقائد، عبادات، اعمال، مذہبی رسوم اور طریقۂ زندگی کی تعیین اور تنظیم کرتی ہو۔ بلکہ ان کے یہاں مختلف کتابیں ہیں جن کو الہامی کہاجاتا ہے۔ ان میں وید، شاستر، برہمن، اپنشد، پران، اسمرتیاں، دھرم سوتر، رامائن اور مہابھارت کو مذہبی تقدس حاصل ہے۔ ان میں سے بعض کو الہامی کتاب، ایشوروانی کہاجاتا ہے یادیووانی کہاجاتا ہے اور بعض کو رشیوں کاکلام قرار دیاگیاہے۔ بعض کی حیثیت متن کی ہے اور بعض کی تشریحات اوراستنباط کی۔ ان کتابوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے جو اشخاص، ایام اور مقامات کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ ان میں سب سے قدیم ویدوں کو ماناجاتا ہے جو اصلاً چار ہیں:

۱۔ رگ وید ۲۔ یجروید ۳۔ سام وید ۴۔ اتھروید۔

یہ کتابیں قدیم آسمانی سمجھی جاتی ہیں۔ رگ وید نثر کی جگہ نظم میں بیان کی گئی ہے تاکہ اس کو یاد کرنا آسان ہوجائے۔ عرصۂ دراز تک یہ کتابیں زبانی یاد کی جاتی تھیں۔ اوران کو لکھنے کا اہتمام نہیں کیاجاتا تھا۔ مغربی محقق میکس مولرنے ویدوں کی تصنیف کے زمانہ کو چار عہدوں میں تقسیم کیاہے:

"سوتر کازمانہ سنہ ۶۰۰ سے سنہ ۲۰۰ قبل مسیح تک۔ برہمن کازمانہ سنہ ۸۰۰ سے سنہ ۶۰۰ قبل مسیح تک۔ منتر اوررگ وید کا آخری باب سنہ ۱۰۰۰ سے سنہ ۸۰۰ قبل مسیح تک۔ جھنڈ سنہ ۱۲۰۰ سے سنہ

ISSN:2582-7553

Peer-Reviewed International Journal
March 2022, Volume 2, Issue 1

۱۰۰۰ قبل مسیح تک۔ گویا رگ وید کی سب سے قدیم نظمیں سنہ ۱۲۰۰ قبل مسیح سے پیچھے نہیں جاتیں"۔۱۴

رگ وید:

ان چار ویدوں میں رگ وید کو قدیم ترین اور خدا کا ذاتی علم کہا جاتا ہے اور ان کو شروطی بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ ہندئوں کے عقیدے کے مطابق یہ ایشور یعنی خدا سے سنے گئے یا اسی کی طرف سے بیان کئے گئے ہیں۔ ہندو یہ بھی کہتے ہیں کہ وید اصل میں ایک تھا لیکن اس میں حذف واضافہ کر کے چار وید بنائے گئے ہیں۔

یجر وید میں کہا گیا ہے:

"اسی ایشور سے رگ وید، یجر وید، سام وید اور اتھر وید پیدا ہوئے ہیں"۔۱۵

رگوید ہندو دھرم کا قدیم ترین مذہبی دستاویز ہے، اس میں رشیوں، منیوں اور مذہبی پیشوا نے اپنے ارد گرد پھیلی ہوئی کائنات اور اس کے مظاہر کا جس طرح مشاہدہ کیا، ان کے حوالے سے ایشور کے حضور اپنے تاثرات اور خواہشات کو مناجات کی شکل میں پیش کیا۔ اس میں خدا کی بھی تعریف ہے اور دیوتائوں کی بھی تعریف ہے۔ زمین فضا، آسمان، ہوا، روشنی، دریا، پہاڑ، مویشی، باغات، زراعت ،معاشی وغذائی اور جسمانی حوالوں سے مناجات ہیں۔ نیکی، گناہ، جنت، جہنم، عمل اور قربانی کے بھی مناجات ہیں، ارواح، دشمنوں پر فتح پانے اور راجائوں کی خانہ جنگی اور فیاضی کے بھی تذکرے ہیں ۔ دیوتائوں سے ان کے فیضان کے حوالے سے مادی اور روحانی نعمتوں کی التجا کی گئی ہے۔ رماشنکر ترپاٹھی کہتے ہیں:

"رگ وید کی نظمیں مختلف زبانوں کی تصنیف ہیں اور مختلف زمانوں کی نمائندگی کرتی ہیں، سوائے چند نظموں کے باقی سب مناجاتی ہیں۔ جن میں قدرتی طاقتوں کو دیوتائوں کی مجازی شکل میں پیش

کیا گیا ہے۔ تاکہ دیوتا ان سے متاثر ہو کر اپنے پجاریوں کو روحانی اور مادی برکتوں سے نوازیں۔ صرف وہ مناجاتیں جن میں دیوتا مخاطب نہیں ہیں ایسی ہیں جو راجاؤں کی فیاضی اور قبائلی خانہ جنگی نیز عوام کی زندگی اور عادات پر تھوڑی بہت روشنی ڈالتی ہیں"۔۱٦؎

رگ وید میں توحید کی تعلیم بھی پائی جاتی ہے، مثلاً یہ منتر دیکھئے:

"پوری کائنات میں جس کی آنکھیں پھیلی ہیں، ساری دنیا میں جس کے چہرے موجود ہیں، ساری کائنات میں جس کے بازو کام کر رہے ہیں، سارے عالم میں جس کے قدم چل رہے ہیں۔ وہ ایشور (خدا) اکیلا ہے۔ وہی آسمان اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے۔ گناہ اور نیکی کی صورت میں دائیں بائیں بازوں کے ذریعہ کئے گئے اعمال کے مطابق وہی سب کو ترقی دیتا ہے"۔۱۷؎

اسی کے ساتھ رگ وید میں برھما (پیدا کرنے والا) وشنو (پرورش کرنے والا) شِو (فنا کرنے والا) جیسے تین معبودوں کی مناجات کی جاتی ہے۔ نیز روح اور مادہ کو ازلی و ابدی کہا گیا ہے۔ اگر یہ ہمیشہ سے ہیں تو ایشور یعنی خدا ان کا خالق کیسے ہو سکتا ہے۔

یجروید:

یجر وید رگ وید سے ماخوذ ہے، جو مذہبی رسومات کی انجام دہی کے لئے پڑھا جاتا ہے۔ خاص طور پر اس میں قربانی (یگیہ) کے موقع پر پڑھے جانے والے مناجات ہیں۔

اس میں ۴۰/ ابواب ہیں جن کو کانڈ کہتے ہیں۔ اس میں نظم اور نثر دونوں طرح کے مناجات پائے جاتے ہیں۔ خدا اور دیوتاؤں سے مذہبی، سماجی، معاشی اور خانگی التجائیں بھی اس میں موجود ہیں اور روحانی ریاضت اور نفس کشی کی تعلیم بھی پائی جاتی ہے۔ اس لئے ویدک لٹریچر میں یجر وید کو خاص اہمیت کا حامل سمجھا جاتا ہے۔ یجر وید میں خدا، دیوتا اور مظاہر فطرت سب کے لئے مناجات ہیں۔ مثال کے طور پر حسب ذیل منتر کو دیکھئے جس میں طوفان کے دیوتا رُدّر کی تعظیم کی گئی ہے۔

"جان داروں کے مالک کے لئے تعظیم، فتح کرنے والے کے لئے تعظیم، ٹکڑے ٹکڑے کرنے والی فوج کے مالک کے لئے تعظیم، شمشیر زن بہادر کے لئے تعظیم، چوروں کے مالک کے لئے تعظیم، چل پھر کر گٹھ کترنے والے کے لئے تعظیم۔ جنگلوں کے مالک کے لئے تعظیم۔ ٹھگ کے لئے، دغاباز کے لئے، اٹھائی گیروں کے مالک کے لئے تعظیم، تلوار رکھنے والے، تیر انداز ڈاکوئوں کے مالک کے لئے تعظیم، مسلح مار دینے والے، خفیہ چوروں کے مالک کے لئے تعظیم، خنجر رکھنے والے، رات کو پھرنے والے، سیندھ لگانے والے چوروں کے لئے تعظیم"۔ ۱۸

یجر وید میں بھی توحید کی تعلیم ملتی ہے۔ مثلاً حسب ذیل منتر دیکھئے:

"جس خدا کو کسی نے پیدا نہیں کیا وہ ایک ہے، وہ دل سے بھی زیادہ تیز رفتار اور پھرتیلا ہے، دیو گن (فرشتے) بھی اسے حاصل نہیں کر پاتے، مستقیم رہ کر بھی وہ تیز رفتاروں کو پچھاڑ دیتا ہے"۔ ۱۹

سام وید:

سام کے معنی موسیقی اور خوش گلوئی کے ہیں۔ سام وید کے منتروں کو بھجن اور گیت کے انداز میں پڑھا جاتا ہے اس لئے اسے سام وید کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ رگ وید سے ماخوذ ہے۔ جس میں کچھ عبادات ورسوم بجالانے اور کچھ گناہوں سے بچنے کی تلقین ہے اور قربانی کے موقع پر پڑھے جانے والے منتر ہیں جو شعر ونغمہ کے انداز پر مرتب کئے گئے ہیں۔

اتھروید:

اتھر وید میں تخلیق انسانی، بیماری، مشکلات، بھوت، آسیب، جادو، ٹوٹکا وغیرہ کے منتر ملتے ہیں جن کو جھاڑ پھونک کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جڑی بوٹیوں کے فوائد اور علاج ومعالجہ، خانگی زندگی، تاریخ، جغرافیہ، مذہبی احکام اور طریقۂ حکومت کے آداب بھی ملتے ہیں۔ اتھر وید تینوں ویدوں

کے بہت بعد میں وجود میں آئے۔ بعض محققین کا کہنا ہے کہ اتھر وید اصلاً غیر آریائی قوم کا مذہبی ادب تھا، اس میں ردوبدل اور اضافہ کر کے آریائوں نے اپنے ویدوں میں شامل کر لیا۔ اس میں تقریباً چھ ہزار منتر ہیں۔ اس کے بہت سے منتر رگ وید سے ماخوذ ہیں۔ اتھر وید میں بھی توحید کی تعلیم ملتی ہے، مثلاً حسبِ ذیل منتر کو دیکھئے "اس پوری کائنات کا جاننے والا دو، تین، چار نہیں کہلاتا"۔ ۲۰ اسی کے ساتھ اتھر وید میں مظاہر پرستی بھی پائی جاتی ہے۔

اگر ہم ان چاروں وید کو گہرائی سے دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان میں توحید کی تعلیم اور شرک کی تعلیم گڈ مڈ ہو گئی ہے، اسی کو قرآن پاک نے کہا ہے:

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللّهِ إِلاَّ وَهُم مُّشْرِكُونَ(یوسف:۱۰۶)

ان میں سے اکثر لوگ اللہ پر ایمان نہیں لاتے ہیں مگر شرک کے ساتھ۔

یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ دنیا کے بیشتر مذاہب کے لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے عقیدے اور اعمال کی کتاب آسمانی ہے اور خدا کی طرف سے ان کے مذہبی پیشوا پر نازل ہوئی تھی یا خدا اسے سن کر انہوں نے لکھا تھا۔ مگر نہ ساری کتابیں خدا کی طرف سے نازل ہوئیں اور نہ ساری کتابوں کو انسانی کارستانی کہا جا سکتا ہے۔ کچھ کتابیں ضرور اللہ کی طرف سے نازل ہوئیں جن میں سے بعض کا تذکرہ قرآن شریک میں آیا ہے اور بعض کتابوں کو مذہبی لوگوں نے خود لکھا ہے اور ان کو خدا کی طرف منسوب کر دیا ہے۔

مذاہب کی تاریخ میں بارہا ایسا ہوا ہے کہ مذہبی رہنمائوں نے اپنی بات کو عوام میں مقبول اور معتبر بنانے کے لئے خدا کی طرف منسوب کر دیا۔ قرآن پاک نے مذہبی لوگوں کی اس کارستانی پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے:

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ (البقرہ:۷۹)

تباہی ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنے ہاتھوں سے کتابیں لکھتے ہیں پھر کہہ دیتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔

جن کتابوں کو آسمانی یا الہامی کہا جاتا ہے ان کے بارے میں علماء اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ ان میں سے وہ کتابیں جن کا ذکر قرآن یا حدیث پاک میں آیا ہے ان پر اجمالاً ایمان لانا واجب ہے اور جن کتابوں کا تذکرہ قرآن و حدیث میں نہیں آیا ہے ان کے بارے میں سکوت اختیار کرنا مناسب ہے۔

☆☆☆

حوالہ جات

۱۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: ۵۷۳۷

۲۔ محمد حمید اللہ، خطباب بھاول پور، نئی دہلی ۱۹۹۷ئ، ص: ۲۰

۳۔ ایضاً

4- Abdullah Yusuf Ali,English Translation of the meanings and Commentary of the Holy Quran, Madinah Al-Manawarah, 1413H. Footnotes, Surah Al-Ala.

۵۔ سورہ بنی اسرائیل: ۲۳ تا ۳۷

۶۔ خطبات بھاول پور، ص: ۲۲

۷۔ عہد نامہ عتیق، کتاب استثنا، باب ۳۳، آیت: ۲

۸۔ بائبل، زبور، ۹۶

 © 2020Copyright AJIS

۹۔ ایضاً، زبور،۷۔۳، آیت:۲۹ تا ۳۱

۱۰۔ محمد خلیل الرحمن، زرتشت نامہ، رفاہ عام اسٹیم پریس لاہور، ۱۹۰۴ئ، ص:۳۳

۱۱۔ دبستان مذاہب، اردو ترجمہ، لاہور، ۲۰۰۲ئ، ص:۱۲۱

۱۲۔ ایضاً، ص:۱۳۴

۱۳۔ ایضاً

۱۴۔ ابوالکلام آزاد، ترجمان القرآن، ساہتیہ اکیڈمی، نئی دہلی، ۱۹۷۷ئ، ج:۴، ص:۱۰۵۰

۱۵۔ یجروید، ادھیائے:۳۱، منتر:۷

۱۶۔ رماشنکر ترپاٹھی، قدیم ہندوستان کی تاریخ، اردو ترجمہ سید سخی حسن نقوی، نئی دہلی ۱۹۸۱ئ، ص:۵۴

۱۷۔ رگ وید، ادھیائے:۳۔۸۱۔۱۰

۱۸۔ یجروید، ادھیائے:۱۶، منتر:۲۱۔۲۲

۱۹۔ یجروید، ادھیائے:۴۰، منتر:۴

۲۰۔ اتھروید، کانڈ:۱۳، سکت:۵، منتر:۲